ماہ محرام الحرام

ہماری دینی اور انتظامی ذمہ داریاں

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ اس نئے اسلامی سال کو پورے عالم اسلام کے لیے خوشی کا سال بنائے۔ اس کا آغاز ماہ محرم الحرام سے ہو رہا ہے۔ اس میں ہماری دو طرح کی ذمہ داریاں ہیں۔

دینی ذمہ داریاں:

1: ماہ محرم کے شروع ہوتے ہیں من گھڑت قسم کی احادیث اور باتیں پھیلانا شروع کر دی جاتی ہیں۔ مثلا ایک یہ غلط بات بطور حدیث مبارک کے پھیلائی جاتی ہے:

من صام تسعة أيام من أول المحرم بنى الله له قبة فى الهواء، ميلا فى ميل، لها أربعة أبواب۔

ترجمہ: جس نے پہلی محرم سے لے کر نو محرم تک روزے رکھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہوا میں ایک ایسا خیمہ بنائیں گے، جو ایک میل چوڑا اور ایک میل لمبا ہو گا اور اس کے چار دروازے ہوں گے۔

اسی طرح دوسری یہ پھیلائی جاتی ہے:

ما من عبد يبكى يوم قتل الحسين، إلا كان يوم القيامة مع أولى العزم من الرسل۔

ترجمہ: شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے دن یعنی دسویں محرم کو جو شخص ان کے غم میں روئے گا، قیامت کے دن وہ عزیمت والے رسولوں کے ساتھ ہو گا۔

مذکورہ بالا باتیں قطعاً حدیث نہیں بلکہ کسی نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط منسوب کر دیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح

فرمان موجود ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ... مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:110

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری طرف جھوٹی نسبت کرے یعنی جو بات میں نے کہی نہیں یا کی نہیں اس کے کرنے کی نسبت کرے یا جو بات میں نے کہی ہے یا کام کیا ہے اس کو جھٹلائے تو وہ شخص اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔

✪ **اس لیے ہماری دینی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس طرح کی باتوں سے خود بھی بچیں اور باقی لوگوں بھی احکام اسلامیہ سے واقفیت دلا کر بچانے کی کوشش کریں۔**

2: یہ عظیم الشان مہینہ ہے اس میں اہل بیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے ان کے صحیح اور مستند واقعات کو بیان کر کے معاشرے میں دین دوستی بلکہ دین پر کٹنے کا مبارک جذبہ پیدا کرنا تو درست ہے لیکن ان مقدس ہستیوں کے جھوٹے واقعات پر مشتمل مجالس میں شرکت کرنا / دیکھنا / سننا وغیرہ بالکل جائز نہیں۔

✪ **اس لیے ہماری دینی ذمہ داری بنتی ہے کہ مستند علماء کرام کے بیانات سنیں۔ من گھڑت اور جھوٹے واقعات کی مجالس سے خود بھی دور رہیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دور رکھیں۔**

3: اس مہینے میں اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کا نام لے کر من گھڑے واقعات کو بیان کیا جاتا ہے اور نوحہ کہے جاتے ہیں۔ نوحہ کے بارے چند احادیث

مبارکہ پیش خدمت ہیں:

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ.

سنن ابی داود، ررقم الحدیث:3129

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (تمام اہل اسلام کو) نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

صحیح البخاری، رقم الحدیث:1297

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو مصیبت کے وقت رخساروں کو پیٹے، گریبان چاک کرے اور (میت وغیرہ پر) زمانہ جاہلیت کی طرح زور زور سے آوازیں نکالے (یعنی نوحہ کرے)۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبِي بُرْدَةَ قَالَا أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسٰى وَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللهِ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ قَالَا ثُمَّ أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمِي وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ۔

صحیح مسلم، رقم الحدیث:150

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اور ابوبردہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہوگئے تو آپ کی اہلیہ چلا چلا کر رونے لگی۔ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو انہوں نے اپنی

اہلیہ سے کہا کہ کیا آپ کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہے میں ہر اس شخص سے بیزار (لا تعلق) ہوں جو مصیبت وحادثہ وغیرہ کے وقت سر کے بال منڈائے، چلا چلا کر روئے (نوحہ کرے) اور اپنے کپڑوں کو پھاڑے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ.

سنن ابی داود، رقم الحدیث:3130

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو خود نوحہ کرنے والی یا اسے سننے والی (یعنی نوحہ کو پسند کرنے والی) ہو۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: ...وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ: النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ.

صحیح مسلم، رقم الحدیث:2116

ترجمہ: حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بعض لوگوں میں جاہلیت کی چار باتیں پائی جائیں گی جن کو وہ نہیں چھوڑیں گے۔ ان میں ایک نوحہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نوحہ کرنے والی مرنے سے پہلے اس برائی سے توبہ نہیں کرے گی تو قیامت والے دن وہ اس حالت میں ہو گی کہ اس کے جسم پر تارکول اور

خارش کا لباس ہو گا۔

✪ اس لیے ہماری دینی ذمہ داری بنتی ہے کہ خود بھی نوحہ کہنے / سننے سے بچیں اور اپنے تعلق والوں کو بھی بچائیں۔

4: اس مہینے میں بہت سارے لوگ اس کی برکات سے فائدہ نہیں اٹھاتے، بلکہ اس میں شادی بیاہ یہاں تک کہ نکاح جیسا مسنون عمل نہیں کرتے، حالانکہ یہ سراسر جہالت والی بات ہے۔ اس مبارک مہینے میں کوئی نیک عمل ایسا نہیں جس کو نہ کیا جاسکے۔

اس موقع پر دو طرح کے طبقات آمنے سامنے آتے ہیں ایک تو اس میں نکاح کو درست نہیں سمجھتا جبکہ دوسرا طبقہ اپنی طرف سے بے بنیاد قسم کے میسجز پھیلاتا ہوا نظر آتا ہے کہ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی محرم کے مہینہ میں ہوا تھا، اسی طرح خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کا نکاح بھی محرم میں ہوا۔

یاد رکھیں کہ اختلاف کے وقت حق کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے اور محض اختلاف کی بنیاد پر کسی غلط بات کا سہارا لینا اہل حق کا شیوہ نہیں ہے۔ جہاں تک بات ہے اللہ کے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت صفیہ سے نکاح کی تو مذکورہ بالا روایت تاریخی طور پر غلط ہے۔ باقی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح محرم میں نہیں ہوا۔

✪ اس لیے ہماری دینی ذمہ داری بنتی ہے کہ معاشرے سے غلط رسم کو توڑنے کے لیے اس مہینے میں نکاح اور شادی کو رواج دیں۔ اور غلط نظریات کو نہ پنپنے دیں۔

اختلاف کے وقت حق کا دامن نہ چھوڑیں۔

5: اس ماہ کے ابتدائی دس دنوں میں عام طور پر دودھ ، شربت اور ٹھنڈے پانی وغیرہ کی جگہ جگہ سبیلیں لگائی جاتی ہیں، جو کہ غیر اللہ کے نام پر ہوتی ہیں اس لیے اھل السنۃ والجماعۃ کے ہاں ان سبیلوں سے کچھ کھانا پینا ناجائز اور حرام ہے اس سے بچا جائے۔ ہاں جن کے ہاں غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز اور سبیل وغیرہ جائز ہے وہ جانیں اور ان کا کام۔

✪ **اس لیے ہماری دینی ذمہ داری بنتی ہے کہ خود بھی اپنے گھر والوں اور دوستوں کو اس سے دور ہی رکھیں۔**

6: اس ماہ میں اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منکرین اور شاتمین کی مشابہت سے بچنا چاہیے ان دنوں میں انہی لوگوں جیسا لباس پہننا، انہی لوگوں جیسا حلیہ بنا کے رکھنا جائز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔

سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:4033

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔

✪ **اس لیے ہماری دینی ذمہ داری بنتی ہے کہ صحابہ کرام و اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے منکرین کی مشابہت سے خود بھی بچیں اور باقی لوگوں کو بھی بچائیں۔**

7: اس ماہ میں قبرستان جانے کو ضروری سمجھنا / قبروں کی لپائی وغیرہ کو اسی مہینے میں ضروری سمجھنا درست نہیں۔ سال کے ہر مہینے میں قبرستان جایا جا سکتا ہے، لپائی بھی کی جاسکتی ہے۔

✪ **اس لیے ہماری دینی ذمہ داری بنتی ہے کہ قبرستان جانے اور قبروں کی لپائی کو صرف اسی مہینے کے ساتھ ضروری نہ سمجھیں۔**

انتظامی ذمہ داریاں:

- اس ماہ میں ملکی قوانین کا احترام کریں۔
- قیام امن کے لیے مقامی انتظامیہ اور اداروں سے مکمل تعاون کریں۔
- شرپسند عناصر جو اہل اسلام کی مقتدر شخصیات صحابہ کرام اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کو (العیاذ باللہ) ہدفِ تنقید بنا کر اشتعال اور انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں قانونی طور پر انہیں کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لیے اسلامی آئین اور ملکی قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

گزشتہ سالوں میں وطن عزیز کے بعض نجی ٹی وی چینلز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے نفرت انگیز باتیں نشر کی گئیں۔ ہم قانون پر مکمل یقین رکھتے ہیں اور قانون ہاتھ میں لے کر ملک کو داخلی انتشار میں نہیں دھکیلتے بلکہ تمام ملکی و انتظامی معاملات میں قانون کی مکمل بالادستی چاہتے ہیں۔ اس لیے میری

تمام اہلیان پاکستان سے گزارش ہے کہ آئین ہمیں پُرامن احتجاج کا حق دیتا ہے۔ ایسے معاملات میں احتجاج کے لیے "پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی" (PEMRA) کے نام سے ادارہ موجود ہے۔ ملک کو فرقہ وارانہ فسادات

سے بچانے کے لیے ایسے تمام افراد اور جماعتوں اور ٹی وی چینلز پر کڑی نظر رکھیں جو مذہبی اشتعال پھیلانا چاہتے ہیں اور ملکی استحکام اور سالمیت کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے بارے میں آپ اپنا احتجاج درج ذیل کال نمبر یا ای میل پر ریکارڈ کرا سکتے ہیں تاکہ پیمرا قانونی طور پر انہیں ضابطہ اخلاق کا پابند بنائے۔

فری کال: 0800-73672

Email: complaints@pemra.gov.pk

سائبر کرائم ایکٹ جو ایک قانون کی حیثیت رکھتا ہے اس کی دفعات و تعزیرات میں یہ موجود ہے کہ "جرم اور نفرت انگیز تقاریر کی تائید و تشہیر پر 5 سال قید یا 1 کروڑ جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔" وطن عزیز کی مقتدر عدالتیں اس طرح کے ممکنہ اور مبینہ واقعات کا از خود نوٹس لیتے ہوئے مذہبی منافرت پھیلانے والے عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لائیں اور قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دے تاکہ ملک میں اہل اسلام کی مقتدر شخصیات کا تقدس پامال نہ ہو۔

اللہ کریم ہم سب کو دینی اور انتظامی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 25 جولائی، 2022ء